© rasailojaraid.com

نہیں رہتے بلکہ ان کے مرنے کے بعد ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا اور ان کی زندگی میں اللہ تعالیٰ سے ان پر رحم وکرم کی دعا کرنا بھی حقوق والدین اور اولاد کے فرائض میں شامل ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے والدین کے حق میں یوں دعا سکھائی ہے۔ ربنا اغفرلی ولوالدی، اے ہمارے پروردگار! مجھے اور میرے ماں باپ کو بخش دے۔

اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ نے ماں باپ کے لئے استغفار اور مغفرت کی دعا کرنے کے لئے کہا تاکہ آپ کے ماں باپ کی مغفرت ہو سکے، جو ماں آپ کے لئے پوری زندگی دعا گو رہتی ہے۔ آپ اس کی زندگی اور اس کی موت کے بعد اس کے لئے دعا کریں، لیکن آج کل تو زندگی میں ہی کوئی ماں باپ کو یاد نہیں کرتا تو ماں کے مرنے کے بعد کون یاد کرے گا۔ ماں کی دعائیں تک لینے کی فرصت نہیں ہوتی۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے کہ:

> ”حضور اقدس ﷺ نے (ایک مرتبہ فرمایا) وہ بدنصیب ہے، وہ بدنصیب ہے وہ بدنصیب ہے۔ عرض کیا گیا، کون یا رسول اللہ؟ فرمایا جس نے اپنے ماں باپ کو بڑھاپے کے وقت میں پایا پھر ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہوا۔“

ماں باپ کی خدمت اور ان کے ساتھ حسن سلوک جنت میں داخل ہونے کا بہترین ذریعہ ہے اور ماں باپ کی نافرمانی دوزخ میں جانے کا ذریعہ ہے۔

جس شخص نے ماں باپ کو بوڑھا پایا لیکن ان کی خدمت نہ کی ان کی دعائیں نہ لیں۔ بلکہ ان کا دل دکھاتا رہا اور جوش جوانی میں ان کی طرف سے غفلت برتتا رہا، جس کی وجہ سے دوزخ کا مستحق ہو گیا، ایسے شخص کے بارے میں حضور اقدس ﷺ نے تین بار بددعا دی اور فرمایا کہ یہ شخص دنیا و آخرت میں ذلیل وخوار ہوا۔

اللھم لا تجعلنا منھم!

یا اللہ! آپ ہماری حفاظت فرمائیں۔

جس کے ماں باپ زندہ ہیں ان کی زندگی کی قدر کرے اور ان کو راضی رکھے اور جنت کمائے کیونکہ ماں باپ کا حق ہے اور ماں باپ میں بھی زیادہ احترام اور محبت کی سب سے زیادہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مستحق ماں ہے جیسا کہ ایک روایت ہے کہ:

ایک آدمی نے حضور اکرم ﷺ سے پوچھا کہ کون اس دنیا میں میری محبت و احترام کا سب سے زیادہ مستحق ہے تو آپ ﷺ نے جواب دیا کہ تمہاری ماں!! اُس کے بعد! تمہاری ماں!! اُس کے بعد؟ تمہاری ماں!! آدمی نے چوتھی بار پوچھا اس کے بعد؟ آپ ﷺ نے جواب دیا!! تمہارا باپ۔

یعنی ۷۵ فیصد حقوق ماں کے ہیں اور ۲۵ فیصد باپ کے لئے مخصوص ہے، تین چوتھائی حصہ پیار و محبت کا ماں کے لئے اور ایک چوتھائی حصہ باپ کے لئے ہے۔ اسلام میں بچوں کو ترغیب دی جاتی ہے کہ وہ ماں کا احترام باپ کی نسبت تین گنا زیادہ کریں یعنی ماں کا درجہ باپ سے زیادہ ہے۔

حق ماں سے زیادہ نہیں دنیا میں کسی کا جو قابل عزت ہے وہ رتبہ ہے اسی کا

ایک واقعہ ہے ایک صاحب نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا میری والدہ اتنی عمر رسیدہ و ضعیف ہو چکی ہیں کہ وہ میری کمر پر سوار ہوئے بغیر اپنا کوئی کام کاج نہیں کر سکتیں (یعنی ہر وقت انہیں اپنی کمر بٹھا کر پھراتا ہوں) تو کیا اس طرح میں نے ان کا حق ادا کر دیا؟

انہوں نے فرمایا: جی نہیں! اس لئے کہ تمہاری والدہ تمہارے ساتھ بھی یہی کرتی تھیں اور پھر اس کی تمنا یہ ہوتی تھی کہ تمہیں زندگی ملے تو اُس کی خوشیاں اور بہاریں دیکھے اور تم اُسے اٹھا کر پھرتے ہو اور تمنا کرتے ہو کہ تمہاری جان اس سے جلدی چھوٹ جائے

اگر کوئی یہ سوچ کہ ہم بڑھاپے میں ماں باپ کی خدمت کر کے انکا حق ادا کر دیں گے تو یہ غلط ہے آج کل تو ماں باپ کے بوڑھے ہوتے ہی انہیں اولڈ ہاؤس بھیج دیا جاتا ہے اور ان کی دل آزاری کی جاتی ہے اور ان کی خدمت کو خود پر بوجھ سمجھتے ہوئے انہیں اولڈ ہاؤس بھیج دینا اپنا حق سمجھتے ہیں اور پھر کبھی بھی ان کو واپس مڑ کر نہیں دیکھتے اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے اپنا حق ادا کر دیا گھر میں ہونے والی تکالیف سے بچ گئے اکثر تو بیٹا یہ سب اپنی بیوی کو خوش کرنے اور اپنے گھر کی خوشحالی بحال کرنے کے لئے کرتا ہے جبکہ وہ یہ نہیں سوچتا کہ وہ ماں جس نے اسے پال پوس کر اتنا بڑا کیا اس کا کیا ہوگا، نہ تو بیٹے کا یہ حق بنتا ہے اور نہ ہی بہو کا کہ وہ اپنی ماں یعنی ساس کے ساتھ یہ سلوک کرے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سایہ ہے جہاں ماں کا وہاں حق کا کرم ہے اس بی بی کے قدموں تلے باغ ارم ہے

ایک اور جگہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

''جس عورت کا شوہر مرگیا ہو یا اس نے طلاق دے دی ہو اور وہ عورت خوبصورت ہو لیکن اس نے یتیم بچوں کی پرورش کی خاطر دوسرا نکاح نہ کیا ہو اور اپنی خواہشات کو روکا ہو یہاں تک کہ اس کے بچے جوان ہو کر اس سے الگ ہو گئے ہوں یعنی شادی کر کے الگ ہو گئے ہوں یا مر گئے ہوں قیامت کے دن وہ عورت میرے قریب ہوگی، اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ماں اپنے بچے کی خاطر ہر قربانی دے سکتی ہے اور جذبات کی قربانی دینا سب سے بڑی قربانی ہے، تو ایسی ماں کا حق کیوں نہ ہو کہ وہ جنت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہو۔ بے شک ماں وہ عظیم ہستی ہے کہ اس کی جتنی خدمت کی جائے وہ کم ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عناية المحدثات بصحيح البخاري

"دراسة و تدريسا"

دكتور عبدالحى المدنى*

أستاذ مشارك بجامعة أين اى دى للهندسة والتكنالوجية

كراتشي باكستان.

Abstract

Muslim women have played a very active role in learning, teaching the noble knowledge of Hadith ant its sciences .These muslin women scholars worked hard in rectification of the society. Holy Prophet (PBUH) motivated and incur raged them to learn and participate in educational gatherings etc., so we can find a huge number of women experts in Hadith and its narration. Many women scholars taught a big number of male Hadith students along with females.

In the 5th century of migration a great woman scholar Kareemah Marwaziyyah taught many male imams the great book "Saheeh Bukhari".From that period we can find in many women Hadith Teachers in every century because our male scholars gave importance to educate their daughters,sisters,wives,resultly the nation could have a great number of women Hadith scholars. Many male scholars got permission to narrate "Saheeh Bukhari"from their female teachers.

I discussed in this article:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

- Importance given by male scholars to teach women the Hadith and its sciences.
- Role of female Hadith scholars in teaching "Saheeh Bukhari".
- Ten famous women Hadith scholars and their contribution.

إن إهتمام المرأة بالحديث وعلومه حفظاً ورواية و تدريساً نابعا من شعورها بالمسؤولية العظيمة المتعلقة بالمجتمع المدنى. فالمرأة المسلمة مكلفة بالتعلم والدعوة والإصلاح لأنّ النصوص الشرعية منحت إليها الثقة بالنفس. وكذلك نجد تشجيع الرسول صلى الله عليه وسلم لهن على العلم وحضور المجالس العلمية والمناسبات العلمية. حتى نجد دور المرأة دوراً بارزاً في القرون المفضلة حيث نجد مرويات النساء في الكتب التسعة مع استنباطات مفيدة. و أحياناً أصبحن مرجعا للإستدلالات الفقهية.

وقد رحل إليهن الطلاب من أقطار الأرض وأخذوا عنهن ضمن الضوابط الشرعية. و المرأة المسلمة لم تستأخر باهتمامها عن الرجل بعلم الحديث عموماً فنذكر في هذا المقال جهودهن في ضمن الكتاب المسند الصحيح للإمام البخاري من حيث روايتهن له سماعاً أو إجازة وتدريساً. وكان ذلك منذ القرن الخامس الهجري مع المحدثة الكبيرة كريمة المروزية أستاذة الأئمة في تدريس صحيح البخاري. ولم يخل بعد ذلك عصر من العصور من وجود الراويات والمسندات والمدرسات للصحيح.

ولقد اعتنى الآباء ببناتهم وزوجاتهم وأخواتهم فى دراسة الصحيح للإمام البخارى وتدريسه.فنتيجتا عرف الدنيا عددا كبيرا من هؤلآءالبارزات الآتى نفع الله بهن الإسلام والمسلمين, ولقدحصل كثير من الرجال على الإجازة

© rasailojaraid.com